مولائے وسلم دائماً ابداً — درسِ حدیث — علیٰ حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرتِ اقدس پیرو مرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

اچھے بُرے اِنسان کی نشانی

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 54 سائیڈ A 29-11-1985)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

اچھا اِنسان :

حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ کہ جناب ِ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن کے پاس آکر آپ کھڑے ہوگئے وَقَفَ عَلٰی نَاسٍ جُلُوْسٍ اور یہ فرمایا اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِنْ شَرِّکُمْ میں تمہیں یہ بتاؤں کہ تم میں کون اچھا کون بُرا ہے؟ فَسَکَتُوْا تو لوگ خاموش ہوگئے کیونکہ ہر آدمی ڈرے گا کہ میری بُرائی ظاہر ہو اور میں سب کے مجمع میں بُرا بنوں۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ جملہ پھر دُہرایا لوگ پھر خاموش رہے پھر آپ نے تیسری بار فرمایا تو ایک شخص نے جواب میں عرض کیا کہ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنَا مِنْ خَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا جی ہاں! اے اللہ کے رسول ہمیں بتلایئے کہ کون بہتر ہے ہم میں اور کون بُرا ہے؟ اِرشاد فرمایا خَیْرُکُمْ مَّنْ یُّرْجٰی خَیْرُہٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّہٗ تم میں بہترین آدمی وہ ہے کہ جس سے خیر کی اُمید کی جائے اور اُس کے شر سے مطمئن رہا جائے کہ اُس کا شر ہمیں نقصان دہ نہیں ہے اور وہ آدمی ایسا ہو کہ اُس سے دُوسروں کو نفع پہنچتا ہو نقصان نہ پہنچتا ہو وہ آدمی بہت اچھا ہے۔

بُرا اِنسان :

بدترین کون سا آدمی ہے؟ اِرشادفرمایا وَشَرُّكُمْ مَنْ لَّا يُرْجٰی خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ ۱؎ تم میں بدترین آدمی وہ ہے کہ جس سے توقع بھلائی کی نہ ہواور شر کے بارے میں کبھی مطمئن نہ ہو کہ پتا نہیں کس وقت کیا خرابی کرے گا۔اُمید خیر کی اُس سے ہے نہیں اور شر کا اَندیشہ ہے اور اِس طرح کی تمام روایات میں اچھے اَخلاق اور تمام اچھی عادات کی تعلیم دی گئی ہے۔

اِنسانوں میں اَخلاق کی تقسیم :

حضرتِ عبداللہ بن مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں اَخلاق بھی تقسیم کیے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے رزق تقسیم کیا ہے اور اللہ تعالیٰ دُنیا میں ہر ایک کو دیتا ہے چاہے وہ پسند ہو چاہے ناپسند ہو مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَّا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِی الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ اور دین اُسے ہی دیتے ہیں کہ جو خدا کو محبوب ہو تو اللہ تعالیٰ نے جس کو دین دے دیا تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو محبوب بنالیا فَقَدْ اَحَبَّهٗ.

کامل مسلمان :

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا يُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی يُسْلِمَ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ اُس وقت تک اِسلام نہیں ہوگا مکمل اُس آدمی کا کسی بندے کا جب تک کہ اُس کا دِل اور اُس کی زبان اِسلام نافذ نہ کردے یا يَسْلَمُ قَلْبُهٗ وَلِسَانُهٗ اُس کی زبان اور دِل سلامت جب تک نہ ہوں اُس وقت تک اِسلام نہیں ہوا مکمل اُس کا۔ وَلَا يُؤْمِنُ حَتّٰی يَأْمَنَ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ ۲؎ اور اُس کا ایمان اُس وقت تک کامل نہیں ہوگا جب تک اُس کے پڑوسی اُس کی ہلاکت خیزیوں سے مطمئن نہ ہوں، پڑوسیوں کو یہ اَندیشہ ہے کہ پتا نہیں کس وقت ہمیں اِس سے نقصان پہنچ جائے تو اُسے سمجھنا چاہیے کہ وہ کامل ایمان والا نہیں ہے۔اِسی طرح جنابِ رسول اللہ ﷺ نے پہلی حدیث میں بھی قاعدہ بتلایا یہ مقصد نہیں تھا آپ کا کہ لوگوں کے بارے میں بتائیں کہ فلاں آدمی اچھا اور فلاں آدمی بُرا ہے نام لے لے کر، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ صفات بتلائیں کہ جس آدمی کی یہ صفت ہو کہ اُس سے لوگوں کو اُمید ہو بھلائی کی اور مطمئن ہوں کہ اُس سے ہمیں نقصان کوئی نہیں پہنچے گا تو وہ بہترین آدمی ہے اور جس آدمی کے بارے میں یہ ہو کہ اُس سے نفع کی اُمید تو کوئی خاص ہے نہیں اور نقصان کا ہر وقت اندیشہ ہو تو وہ آدمی بدترین آدمی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلائے، آمین۔اختتامی دُعاء............

۱؎ مشکوۃ شریف ص۴۲۵ ۲؎ مشکوۃ شریف ص۴۲۵